	۱: حضرت زہرا (علیھا السلام) کی شادی	۱: جس وقت حضرت زہرا (علیھا السلام) کی شادی ہوئی تو آپ کی عمر نو سال سے زیادہ اور دس سال سے کم تھی جب کہ حضرت علی (علیہ السلام) کی عمر ۲۱ یا ۲۵/ سال تھی، اس بناء پر کہ حضرت زہرا (علیھا السلام) کی ولادت، بعثت کے پانچویں سال ہوئی، کیونکہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) ۱۳/ سال مکہ میں رہے اور ہجرت کے وقت حضرت فاطمہ زہرا (علیھا السلام) کی عمر ۸/ سال کی تھی اور ہجرت کے دوسرے سال آپ کی شادی ہوئی لہٰذا اس بناء پر آپ کی عمر ۹/ سال سے زیادہ اور ۱۰/ سال سے کم تھی۔ اور اگر آپ کی ولادت، بعثت کے دسرے سال ہوئی تو ہجرت کے وقت آپ کی عمر ۱۱/ سال تھی اور آپ کی شادی ہجرت کے دوسرے سال ہوئی، لہٰذا آپ اس وقت آپ کی عمر ۱۳/ سال سے کم اور بارہ سال سے زیادہ تھی۔ مدینہ کے شریف لوگوں، قبائل کے سردار، بزرگان قریش اور عمر و ابوبکر نے حضرت زہرا (علیھا السلام) کے لئے رشتہ دیا، لیکن پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے سب کو منع کر دیا، یہاں تک کہ صاحبان ثروت و دولت آپ کی خواستگاری کے لئے آئے، لیکن آنحضرت (ص) نے قبول نہیں فرمایا اور خدا کے حکم کے منتظر رہے۔ ایک روز جبرئیل (علیہ السلام)، خداوند عالم کی طرف سے نازل ہوئے، خدا کا سلام پہنچایا اور بشارت دی کہ خداوند عالم نے حضرت فاطمہ زہرا (علیھا السلام) کا عقد حضرت علی (علیہ السلام) سے کر دیا، آپ بھی فاطمہ (علیھا السلام) کی شادی علی (علیہ السلام) سے کر دیں، حضرت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) نے حضرت علی (علیہ السلام) کو خبر دی اس کے بعد حضرت

	۲: یزید بن عبدالملک کی موت اعمال	فاطمہ (علیھا السلام) کو خبر دی، پیغمبر اکرم (ص) انتہائی خوشی کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو حکم دیا کہ مہاجر و انصار کو بلاؤ، آنخضرت (ص) منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے بزرگان قریش! تم لوگوں نے فاطمہ (علیھا السلام) کی مجھ سے خواستگاری کی، لیکن خدا کی قسم! میں نے خدا کے حکم کی وجہ سے قبول نہیں کیا اور اب جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کے پیغام کو مجھ تک پہنچایا: لو لم اخلق علیا لما کان لفاطمة کفو علی وجه الارض آدم و من دونه۔ یعنی اگر علی کو خلق نہ کرتا تو فاطمہ کیلئے روی زمین پر آدم سے لے کر قیامت تک کوئی کفو نہ ہوتا۔ پھر آپ نے خداوند عالم کے حکم سے خطبہ عقد پڑھا اور آپ کا مہر ایک زرہ قرار دی جس کی قیمت چار سو یا پانچ سو یا چار اسی درھم تھی۔ حضرت علی (علیہ السلام) نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے حکم سے اس زرہ کو فروخت کیا اور اس پیسہ کو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں پیش کیا، آنخضرت (ص) نے اس میں سے ٦٣ درھم حضرت فاطمہ (علیھا السلام) کے جہیز خریدنے کیلئے دیئے، آپ کا جہیز یہ تھا: ایک سفید لباس، ایک بڑا مقنعہ، ایک .. ایک چٹائی، دو بستر، چار تکیہ، ایک ہاتھ کی چکی، ایک مس کا پیالہ، ایک کھال کی مشک، کپڑے دھونے کیلئے ایک طشت، ایک دودھ کا پیالہ، پانی پینے کیلئے ایک پیالہ، ایک لوٹا، ایک ابریشم کا پردہ ایک مٹی کی صراحی، فرش کیلئے ایک کھال، دو مٹی کے کوزے، ایک عبا، ایک تخت جولیف خرما سے بنا ہوا لایا گیا اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) کے سامنے رکھ دیا، جس وقت آپ کی نظر ان پر پڑی تو آپ کے آنسوں

حضرت رسول اللہ کافرمان ہے کہ کسی بھی دن کی نیکی و عبادت خدا کے ہاں اس نیکی وعبادت سے محبوب تر نہیں جو ان دس دنوں میں کی جائے۔

دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز

- پہلے نو دن کے روزے رکھے تو ایساہے گویا ساری زندگی روزے رکھے ہوں۔
- ان دس دنوں میں مغرب وعشا کے درمیان دو رکعت نمازپڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمدکے بعد سورہ توحید اور یہ آیات پڑھے تا کہ حجاج کعبہ کے ثواب میں شریک ہو جائے

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي

جاری ہوگئے اور فرمایا: اللھم بارک لقوم آنیتھم الخزف۔ خداوندا! اس قوم پر برکت نازل فرماجو مٹی کے برتن استعمال کرتے ہیں

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے اس میں سے کچھ پیسہ، اسماء کو دیئے تاکہ وہ خوشبو دار عطر حضرت فاطمہ زہرا (علیھا السلام) کیلئے آمادہ کریں اور باقی پیسہ کو ام سلمہ کے حوالہ کردیئے (احوادث الایام، ص ۲۷۲)

۲: پہلی ذی الحجۃ ۱۲۶ ہجری کو یزید بن الولید بن عبدالملک کا دمشق میں انتقال ہوا۔ اس نے پانچ ماہ خلافت کی اور اپنی خلافت کو عمر بن عبدالعزیز کی طریقہ پر اختیار کی تھی (ا۔ وقایع الایام، ص ۱۰۹)۔

	وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (الأعراف: ١٤٢) وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور مزید دس راتوں کااضافہ کیا تو پھر اس کے رب کاوعدہ چالیس راتوں کا ہو گیااور کہا موسی نے اپنے بھائی ہارون میری امت میں میرا جانشین بن اور ان کی اصلاح کراور فساد کرنیوالوں کی راہ پر نہ چلنا	
۲	دانشمند مسلمان "ابوریحان بیرونی" کی ولادت (۳۶۲ ق) اعمال دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	
۳	حضرت آدم (علیہ السلام) کی توبہ کا قبول ہونا اعمال دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	حضرت آدم و حوا (علیہم السلام) کے زمین پر نازل ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد دونوں اپنے کام سے پشیمان ہوئے اور بہشت کی نعمتوں سے محروم ہونے پر افسوس کرنے لگے ، خداوند عالم نے فرمایا: کیا میں نے تم کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا، اور تم سے نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے، جواب میں ان دونوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور عرض کیا: خداوندا! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہمارے اوپر رحم نہ کیا تو ہمارا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوگا۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے اور ان کے ذریعہ سے خدا کی درگاہ میں توبہ کی اور خداوند عالم نے حضرت آدم (علیہ السلام) کی توبہ کو قبول فرمالیا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ جن کلمات کے ذریعہ حضرت آدم نے قسم دی یا ان کو شفیع قرار دیا وہ

		پنجتن پاک علیہم السلام تھے اور خداوند عالم نے ان کی وجہ سے آدم (علیہ السلام) کی توبہ کو قبول کرلیا (حوادث الایام، ص ۲۷۴)۔
۴	حجۃالوداع کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کامکہ میں داخل ہونا **اعمال** دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے چار ذی الحجۃ دس ہجری کو ذوالحلیفۃ سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگئے اور باب بنی شیبۃ سے مسجدالحرام میں پہنچ گئے، پہلے آپ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا بجالائے اور اپنے جد ابراہیم پر صلوات بھیجی پھر حجراسود کے پاس تشریف لائے اور حجراسود پر دست مبارک پھیر کر اس کو چوما اور ساتھ مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد آب زمزم کے کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا پانی نوش فرمایا اور عرض کیا: اللھم انی اسئلک علما نافعا و رزقا واسعا و شفاء من کل داء و سقم، پھر حجراسود پر ہاتھ پھیر کر اس کو بوسہ دیا اور کوہ صفا کی طرف گئے اور اس آیت کی تلاوت فرمائی: ان الصفا والمروۃ من شعائراللہ فمن حج البیت اواعتمر فلاح جناح ان یطوف بھما۔ کوہ صفا اور مروہ مناسک الہی کی نشانی ہے، پس جو بھی خانہ خدا کا حج یا عمرہ کرے اس کو صفا و مروہ کا طواف کرنا چاہیے۔ اس کے بعد حج کے تمام اعمال بجالائے اور اعمال سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے، حضرت علی (علیہ السلام) تمام مسلمانوں کے ساتھ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں موجود تھے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے (۱۔ حوادث الایام، ص ۲۷۴)۔
۵	حضرت امام محمد تقی (علیہ السلام) کی شہادت **اعمال** دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	عباسی حکمرانوں کے دوسرے خلیفہ منصور دوانیقی نے تقریبا ۲۲/سال حکومت کی اور آخر کار ۱۵۸ھ کی چھ ذی الحجۃ کو مکہ کے نزدیک، بئر میمون پر ۶۳ سال کی عمر میں قتل ہوا۔ منصور نے بہت زیادہ سادات اور علویوں کو قتل کرایا، بہت سے بنی فاطمہ کو جامع منصور کی دیوار کے نیچے دفن کردیا، محمد نفس زکیہ، ابراہیم اور امام حسن کی اولاد سے عبداللہ محض کو قتل کرایا اور کئی مرتبہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، کبھی اس کو ایک اژدھا نظر آتا تھا جو اس کے تخت کو نگلنا چاہتا تھا اور کبھی پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) کو دیکھتا تھا اور امام کو قتل کرنے سے صرف نظر کرلیتا تھا، آخر کار اس ملعون نے امام صادق کو بہشت میں داخل کردیا (۱۔ حوادث الایام، ص ۲۷۵)۔

٦	مرگ منصور دوانیقی اعمال دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	عباسی حکمرانوں کے دوسرے خلیفہ منصور دوانیقی نے تقریبا ۲۲/سال حکومت کی اور آخر کار ۱۵۸ھ کی چھ ذی الحجۃ کو مکہ کے نزدیک ،بئر میمون پر ٦۳ سال کی عمر میں قتل ہوا۔ منصور نے بہت زیادہ سادات اور علویوں کو قتل کرایا، بہت سے بنی فاطمہ کو جامع منصور کی دیوار کے نیچے دفن کردیا، محمد نفس زکیہ، ابراہیم اور امام حسن ع کی اولاد سے عبداللہ محض کو قتل کرایا اور کئ مرتبہ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، کبھی اس کو ایک اژدھا نظر آتا تھا جو اس کے تخت کو نگلنا چاہتا تھا اور کبھی پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ) کو دیکھتا تھا اور امام کو قتل کرنے سے صرف نظر کرلیتا تھا، آخر کار اس ملعون نے امام کو شہید کروادیا (ا: حوادث الایام، ص ۲۷۵)
۷	ا: امام محمد باقر (علیہ السلام) کی شہادت ۲: امام موسی کاظم (علیہ السلام) زندان بصرہ میں اعمال دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	سات ذی الحجۃ ۱۱۴ ہجری کو شنبہ کے دن ۵۷ سال کی عمر میں ہشام بن عبدالملک نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کو زہر دے کر شہید کیا۔ آپ نے اپنی شہادت کی رات امام صادق (علیہ السلام) سے فرمایا: میں آج رات اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں گا، کیونکہ ابھی میں نے اپنے والد حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدین) علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ انہوں نے مجھے خوش ذائقہ شربت دیا اور میں نے اس کو پی لیا اور انہوں نے مجھے زندگی جاوید اور بہشت برین کی بشارت دی ہے۔ ایک دوسری روایت میں فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت علی بن الحسین (علیہ السلام) نے دیوار کے پیچھے سے مجھے آواز دی ہے کہ اے محمد! چلے آو، جلدی کرو کہ ہم تمہارا انتظار کررہے ہیں۔ آپ چند روز، ایک قول کی بنیاد پر تین دن تک زہر کے اثر سے درد و بے چینی کی کیفیت میں رہے، تین بعد جب آپ کی شہادت ہوگئ، تو اس علم و دانش کے بحر بیکراں کو بقیع میں امام حسن مجتبی اور امام زین العابدین (علیہم السلام) کے پہلو میں دفن کردیا (ا۔ تقویم شیعہ، ص ۲۹۴)۔ ۲: سات ذی الحجۃ ۱۷۹ ہجری کو امام موسی کاظم (علیہ السلام) کو زنجیروں میں جکڑ کر بصرہ میں لائے اور عیسی بن جعفر کی نگرانی میں ایک سال تک محبوس رہے عیسی نے آپ کو اپنے گھر کے ایک کمرہ میں قید کیا تھا اور روزانہ دو مرتبہ دروازہ کو کھولتا تھا ایک مرتبہ وضو کیلیئے اور ایک مرتبہ کھانا دینے کیلیئے۔

		امام (علیہ السلام) ایک سال تک عیسی کی قید میں رہے اس مدت میں ہارون نے بارہا عیسی کو لکھا کہ اس مظلوم کو شہید کردے، لیکن عیسی جرائت نہیں کرتا تھا اور اس کے بہت سے دوست اس کو منع کرتے تھے۔ عیسی نے نے ہارون کو لکھا کہ موسی بن جعفر (علیہ السلام) میرے پاس بہت دنوں سے قید ہیں لیکن میں ان کو قتل نہیں کروں گا کیونکہ میں نے جب ان کے بارے میں تحقیق کی تو میں نے ان کو عبادت ، ذکرخدا اور مناجات کے علاوہ نہیں دیکھا۔ جب عیسی کا خط ہارون کو ملا تو اس نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ ان بزرگوار کو بصرہ سے بغداد لے آئے اور اس نے فضل بن ربیع کے پاس آپ کو قید کرادیا، اس عرصہ میں امام (علیہ السلام) عبادت اور زیادہ تر سجدہ کی حالت میں رہتے تھے (ا۔ حوادث الایام، ص ۲۷۹)۔
۸	روز ترویہ حرکت امام حسین (ع) ازمکہ بہ سوی عراق (۶۰ ق) اعمال ۱: ایک روایت میں امام محمد باقر(علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص شب عرفہ، امام حسین (علیہ السلام) کی زیارت کرے اور عید کے روز تک وہاں پر رہے ، خداوند عالم اس کو اس سال کی آفتوں،پریشانیوں اور مشکلات سے محفوظ رکھے گا(ا۔ مفاتیح نوین، ص ۸۲۶۔)۔ ۲: ان تسبیحات کو پڑھنا مستحب ہے، رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا: جو شخص شب عرفہ تسبیحات دہ گانہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا خداوندعالم اس کی تمام نیک حاجتوں کو پورا کرے گا	۶۰ ہجری آٹھ ۸ ذی الحجہ کی صبح کو امام حسین (علیہ السلام)مکہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے۔ (حوادث الایام، ص ۲۸۷)۔

	سبحان من فی السماء عرشه، سبحان الذی فی الارض سطوته، سبحان الذی فی البحر سبیله ...الخ (مفاتیح نوین، ص ۸۲۵)۔ ۳: رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: عرفہ کی رات میں توبہ اور دعا قبول ہوتی ہے،جو شخص اس رات کو عبادت میں گزارے تواس کو چند سالوں کی عبادت کا ثواب رکھتاہے۔ہے اور خدا سے مناجات و توبہ کی رات ہے۔ اس رات کے چند اعمال ہیں: ۱۔ رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ) سے ایک دعا نقل ہوئی ہے جس کے ثواب میں آپ نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو شب عرفہ یا شب جمعہ میں پڑھے خدااس کو بخش دے گا: اللھم یا شاہد کل نجوی، و موضع کل شکوی، وعالم کل خفیة، ومنتھی کل حاجة، یا مبتدئا بالنعم علی العباد، یا کریم العفو....الخ (۱۔مفاتیح نوین، ص ۸۱۷) ۲۔ جو دعا شب عرفہ اور روز عرفہ وارد ہوئی ہے اس کو پڑھے، اور وہ دعا یہ ہے: اللھم من تعبأ و تھیا و اعدا ...الخ (۲ مفاتیح نوین، ص ۸۲۶) ۳: دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	
۹	۱: روز عرفہ ۲: شہادت حضرت مسلم وہانی اعمال دہہ ذی الحجہ کی روزہ و نماز	۱: روز عرفہ میں زائرین خانہ خدا، ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک عرفات میں رہتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم و حوا (علیہماالسلام) نے ایک دوسرے کو وہیں پر پہچانا تھااس وجہ سے اس روز کو عرفات کہتے ہیں، یا یہ کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو مناسک حج سکھائے تھے اور حضرت ابراہیم نے کہا: عرفت عرفت، یا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اس رات میں اپنے بیٹے اسماعیل کو ذبح کرنے کا خواب

دعا

اس دن یہ دعا پڑھے:

یا دائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّةِ، یا باسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّةِ، یا صاحِبَ الْمَواهِبِ السَّنِیَّةِ، صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ خَیْرِ الْوَری سَجِیَّةً، وَاغْفِرْ لَنا یا ذَاالْعُلی فی هذِهِ الْعَشِیَّةِ.

اس دن کی مشہور دعاؤں میں سے دعائے امام حسین سیدالشہداء (دعائے عرفہ) ہے، غالب اسدی کے فرزند بشر وبشیر نے روایت کی ہے: روز عرفہ، عصر کے وقت ہم عرفات میں امام حسین (علیہ السلام) کی خدمت میں تھے، آپ (ع) اپنے اہل بیت اور شیعوں کے ایک گروہ کے ہمراہ خضوع و خشوع کے ساتھ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور پہاڑ کے بائیں جانب (عرفات کے درمیان مشہور پہاڑ ہے جبل الرحمۃ) کعبہ کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوگئے اور ہاتھوں کو چہرہ کے برابر بلند کیا اس مسکین کی طرح جو کھانا طلب کرتا ہو اور پھر یہ دعا پڑھی:

الحمد للہ الذی لیس لقضائہ دافع، ولا لعطائہ مانع، ولا کصنعہ صنع صانع، ...الخ

(-مفاتیح نوین، صفحہ ۸۳۳)

دیکھا تھا جب صبح ہوئی تو آپ سمجھ گئے کہ خداوند عالم کی طرف سے حکم ہے، دوسرے یہ کہ حضرت آدم (علیہ السلام) نے وہاں پر اپنی غلطی کا اعتراف کیا (ا۔ حوادث الایام، ص ۲۸۴)۔

۲: مسلم بن عقیل کو نو (۹) ذی الحجۃ/۶۰ ہجری میں ۲۸ سال کی عمر میں بکر بن حمران احمری نے شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو ۸۹ سال کی عمر میں ابن زیاد کے غلام رشید نے شہید کیا۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو لکھا کہ کوفہ کے شیعوں نے مجھے خبر دی ہے کہ مسلم بن عقیل کوفہ میں آکر حسین کے لئے لشکر جمع کررہے ہیں، اس کو گرفتار کرکے زندان میں ڈال دے یا قتل کردے، یا کوفہ سے باہر بھیج دے، عبیداللہ، یہ خط ملتے ہی اپنے بھائی عثمان کو بصرہ میں اپنی جگہ چھوڑ کر کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ کوفہ میں منبر پر جاکر خطبہ دیا اور کوفیوں کو دھمکی دی اور یزید کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرایا اور یزید کی اطاعت کرنے میں انعام واکرام کا وعدہ کیا اس دوران حضرت مسلم بن عقیل، مختار کے گھر سے نکل کر ہانی کے گھر میں چھپ گئے، شیعہ حضرات چھپ کر جناب مسلم سے ملتے تھے اور ان کی بیعت کرتے تھے، ابن زیاد نے اپنے غلام معقل کو جاسوس بنایا کہ مسلم کو تلاش کرے اور ان کے بارے میں اس کو اطلاع دے، معقل شیعہ ہونے کے بہانہ سے روزانہ حضرت مسلم کی خدمت میں آتا تھا اور شیعوں کے اسرار سے ابن زیاد تک پہنچاتا رہتا تھا، ایک روز اس نے ابن زیاد کو خبر دی کہ ہانی بن عروہ نے بیماری کا بہانہ بنا رکھا ہے اور اس لئے وہ تمہارے پاس نہیں آتے۔ ایک روز ابن زیاد نے ہانی بن عروہ کے خسر کو بلایا اور اس سے کہا: ہانی ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟ اس نے جواب دیا: مریض ہیں، عبیداللہ نے کہا: میں نے سنا ہے کہ اب صحیح ہوگئے ہیں، اگر صحیح نہیں ہوئے ہیں تو میں ان کی عیادت کو آؤں، ہانی بن عروہ کے خسر نے آکر سارا واقعہ ان کو سنایا اور کسی طریقہ سے ان کو ابن زیاد کے پاس لے آئے، عبیداللہ نے کہا: اپنے پیروں سے اپنی موت کی طرف آئے ہو، اس کے بعد جناب مسلم کو اس کے سپرد کرنے کے سلسلہ میں ان کے درمیان مناظرہ ہوا لیکن ہانی بن عروہ نے قبول نہیں کیا کہ اپنے مہمان کو اس کے حوالہ کریں، عبیداللہ نے آپ کو قید کردیا، جب جناب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر ملی تو حضرت مسلم (علیہ السلام) نے فرمایا: بیعت کرنے والوں سے کہو کہ جنگ کیلئے باہر نکلیں، لوگ جناب ہانی کے گھر میں جمع ہوگئے اس کے بعد دار الامارہ کا محاصرہ کرلیا۔ ابن زیاد نے اپنے اصحاب کو دارالامارہ سے باہر بھیجا تاکہ وہ اہل کوفہ اور بزرگان کو کو ڈرائے

اور دھمکائیں، انہوں نے لوگوں کو ڈرایا اور کچھ کو لالچ دیا تاکہ وہ مسلم سے دور ہو جائیں، مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا، حضرت مسلم نے نماز مغرب ادا کی تو اس جماعت میں سے صرف تیس افراد باقی بچے تھے. آپ نے جب مسجد سے باہر جانا چاہا تو دس افراد رہ گئے تھے اور جب آپ مسجد سے باہر نکلے تو کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا. آپ متحیر حالت میں گلی کوچہ میں پھر رہے تھے کہ طوعہ کے گھر پہنچے، طوعہ اپنے بیٹے کے انتظار میں دروازہ پر بیٹھی تھی، مسلم نے ان کو دیکھ کر سلام کیا، طوعہ نے جواب سلام دیا، آپ نے اس سے پانی طلب کیا، حضرت مسلم نے پانی پیا اور وہیں بیٹھ گئے، طوعہ نے کہا: اے بندہ خدا! تم نے پانی پی لیا ہے اب اٹھو اور اپنے گھر جاؤ، حضرت مسلم نے کوئی جواب نہیں دیا، طوعہ نے اپنی بات کو دوبارہ دہرایا اور حضرت مسلم اسی طرح خاموش رہے، جب تیسری مرتبہ طوعہ نے کہا: یہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ میں تمہارے یہاں بیٹھنے پر راضی نہیں ہوں، حضرت مسلم اٹھ گئے اور فرمایا: یاامۃ اللہ، اس شہر میں میرا گھر نہیں ہے، میں مسافر ہوں، کیا ممکن ہے کہ تم مجھ پر احسان کرو اور مجھے اپنے گھر میں پناہ دو؟ طوعہ نے آپ کا واقعہ پوچھا؟ فرمایا: میں مسلم بن عقیل ہوں اور کوفیوں نے مجھے دھوکا دیا ہے اور میری مدد سے دست بردار ہو گئے ہیں، طوعہ نے عرض کیا، تم مسلم ہو، اور ان کو اپنے گھر لے آئی اور ان کو ایک حجرہ میں لے گئی، کھانا پانی دیا لیکن حضرت مسلم نے نوش نہیں کیا، کچھ دیر بعد طوعہ کا بیٹا بلال گھر میں آیا اور تمام باتوں سے باخبر ہو گیا۔ اگلے روز ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا: اے لوگو! مسلم فرار کر گئے ہیں اگر کسی کے گھر میں موجود ہوئے اور اس نے ہمیں خبر نہ دی تو اس کی جان ومال محفوظ نہیں ہے، اور جو بھی مسلم کو ہمارے پاس لائے گا مسلم کی دیت اس کو دی جائے گی، طوعہ کے بیٹے نے حضرت مسلم کی خبر ابن زیاد کو دی، ابن زیاد نے ایک لشکر طوعہ کے گھر بھیجا، حضرت مسلم باہر آئے اور ایک شیر کی طرح لشکر پر حملہ کیا، اور بہت سے لوگوں کو واصل جہنم کیا، آپ کے جسم بہت زخم لگ گئے تھے اور آپ کی کمر پر اتنے نیزے لگے تھے کہ آپ بیتاب ہو گئے، اس حالت میں آپ کو گرفتار کرکے ابن زیاد کے پاس لے گئے، حضرت مسلم کی وصیتوں کے بعد بکر بن حمران نے دارالامارہ کی چھت پر آپ کا سر تن سے جدا کیا اور آپ کے سر مبارک کو زمین پر گرادیا پھر آپ کے جسم مبارک کو بھی زمین پر گرادیا۔

		ابن زیاد نے حضرت ہانی کو قتل کرنے کے لئے بلایا، حکم دیا، ہانی کو بازار لے جائیں، اور جہاں پر بھیڑ بکریوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے وہاں پر آپ کو قتل کر دیا جائے، ہانی بن عروہ کے ہاتھ باندھ کر دارالامارہ سے وہاں لے گئے، ابن زیاد کے غلام رشید نے آپ کو شہید کیا، ابن زیاد نے جناب مسلم اور ہانی کے سر مبارک کو یزید کے پاس بھیجدیا، اور یزید نے ان کے سروں کو دمشق کے دروازہ پر لٹکا دیا، اور ابن زیاد کو خط لکھا اور اس کے کاموں کی تعریف کی (۱)۔ ۱۔ حوادث الایام، ص ۲۸۴۔
۱۰	عید قربان اعمال دہہ ذی الحجہ کی نماز تکبیرات اللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، وَللهِ الْحَمْدُ، اَللهُ أَكْبَرُ عَلى ما هَدانا; اَللهُ أَكْبَرُ عَلى ما رَزَقَنا مِنْ بَهيمَةِ الأَنْعامِ; وَ الْحَمْدُ لِلهِ عَلى ما أَبْلانا. شب بیداری یہ چار راتوں میں سے ہے جن میں شب بیداری مستحب ہے آج کی رات آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، اس شب میں امام حسین (ع) کی زیارت مستحب ہے اور یہ دعا "یٰا دٰائِمَ الفَضْلِ عَلَیٰ الْبَرّیة ---" کا پڑھنا بھی بہتر ہے۔ قربانی اس دن قربانی کرنا سنت موکدہ ہے۔ مستحب ہے کہ قربانی کے بعد اس کا گوشت تناول فرمائے۔ غسل اس دن غسل کرنا مستحب ہے۔ دعا مستحب ہے کہ نماز عید سے پہلے صحیفہ کاملہ کی ۴۸ دعا پڑھے۔ جس کی ابتداء اس طرح ہے: اَللّٰھُمَّ ھٰذا یَومٌ مُبارَک----- نماز عید قربان	

	عید قربان کی نماز عید الفطر کی طرح اکثر فقہاء کے نزدیک مستحب موکد ہے۔	
۱۱	۱: دعائے صباح کالکھا جانا ۲: سورہ نصر کا نزول اعمال مرحوم «علّامہ مجلسی» (رحمہ اللہ) کے بقول آج کے دن غسل کرنا مستحب موکدہ ہے۔	۱: گیارہ ذی الحجہ کو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے امیر المومنین (علیہ السلام) کو دعائے صباح تعلیم فرمائی اور اسی روز آپ نے اپنے دست مبارک سے اس دعا کو لکھا (ا۔ تقویم شیعہ، ص ۳۰۲)۔ ۲: ایک قول کی بناء پر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) پر آخری سورہ، سورہ نصر نازل ہوا، اس سورہ کو "تودیع" بھی کہتے ہیں، پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ) اس سورے کے نازل ہونے کے ایک یا دو سال زندہ رہے (حوادث الایام، ص ۲۹۰)۔
۱۲	اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۱۳	حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کی وفات اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	اس دن حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ جناب ہاجر کا بخار کے مرض میں انتقال ہوا۔ ہاجر، جناب سارہ کی کنیز تھیں، جن کو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے خریدا تھا، اور آپ سے اسماعیل (علیہ السلام) کی ولادت ہوئی جو کہ آپ کی سب سے پہلی اولاد تھیں۔ ظاہرا جناب اسماعیل (علیہ السلام)، جناب ہاجر اور بہت سے انبیاء کی قبریں کعبہ کے پاس ہیں جس کو حجر اسماعیل کہتے ہیں (ا۔ حوادث الایام، ص ۲۹۰)
۱۴	۱: حضرت زہرا (علیہا السلام) کو فدک عطا کرنا ۲: حجر اسود کو لوٹ کر لے جانا اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	چودہ ذی الحجہ، ۷ ہجری کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کو فدک عطا فرمایا اور اس پر آپ نے گواہ بھی قائم فرمائے۔ اس امر کی ۱۵ رجب کی روایت بھی ہے۔ جبرئیل امین آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ) پر آیت "وات ای القربی حقہ" (اپنے قرابتداروں کو ان کا حق دیجئے" لے کر نازل ہوئے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے پوچھا: قرابتداروں سے کون مراد ہیں۔ اور یہ کس کا حق ہے؟ حضرت جبرئیل نے خداوند عالم کی طرف سے کہا: فدک حضرت زہرا (علیہا السلام) کے حوالہ کرو، پیغمبر اکرم نے حضرت زہرا (س) سے فرمایا: "خداوند عالم نے فدک تمہارے والد کے لئے فتح کیا ہے اور چونکہ لشکر اسلام نے اسے فتح نہیں کیا، اس لئے فدک میرے لئے مخصوص ہے۔ اور خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فدک آپ کو دیدوں۔ اس کے علاوہ تمہاری والدہ کا حق مہر تمہارے بابا کے ذمہ ہے، اب تمہارا والد تمہاری والدہ کا حق مہر اور حکم خداوندی کی تعمیل میں فدک آپ کے حوالے کرتا ہے۔ اب جاگیر فدک تمہارے لئے اور تمہارے فرزندوں کے لئے ہے۔ اب تم اس جاگیر کی مالک ہو۔ حضرت زہرا (س) نے عرض کیا: "جب تک آپ زندہ ہیں میری ذات اور میرا سب کچھ آپ کی ملکیت ہے"۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا: "مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر تم نے میری زندگی میں اس میں تصرف نہ کیا تو میری حیات کے بعد کچھ لوگوں کو موقع مل جائے گا اور وہ آپ کو تصرف نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت صدیقہ نے عرض کیا جیسے آپ بہتر سمجھتے ہیں ویسا ہی کریں۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ

		علیہ وآلہ) نے حضرت علی (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ ایک تحریر بناؤ کہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فدک اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو بخش دی ہے "امام علی (علیہ السلام) نے ایک تحریر بنائی اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور ام ایمن نے اپنی گواہی ثبت کرائی۔ آپ نے فرمایا: "ام ایمن بہشت کی خاتون ہے"۔ (تقویم شیعہ، صفحہ ۳۰۴)۔
۱۵	امام علی نقی الہادی (علیہ السلام) کی ولادت **اعمال** اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	حضرت امام علی نقی (علیہ السلام) کی پندرہ ذی الحجہ ۲۱۲ ہجری کو مدینہ میں ولادت میں ہوئی, آپ کی کنیت مبارک, ابوالحسن ثالث بھی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ آپ کی تاریخ ولادت پانچ رجب بھی ذکر ہوئی ہے (۱)۔ ۱۔ حوادث الایام، ص ۲۹۱۔
۱۶	این روز مناسبت خاصی ندارد **اعمال** اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۱۷	محمد بن ابی نصر اندلسی کی وفات **اعمال** اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	محمد بن ابی نصر اندلسی معروف بہ صاحب کتاب "الجمع بین الصحیۃ" کی ۱۷ ذی الحجہ ۴۸۸ ہجری کو وفات ہوئی (۱)۔ ۱۔ وقایع الایام، ص ۱۲۱۔
۱۸	۱: حضرت علی (علیہ السلام) کی بیعت عید سعید غدیر خم و انتخاب امیر المؤمنین امام علی (ع) بہ جانشینی پیامبر اسلام (ص) (۱۰ھ.ق) قتل عام فرقہ ضالّہ وہابیّہ در کربلا (۱۲۱۶ھ.ق) **اعمال** **عقد اخوّت** روز عید غدیر کی عظمت اور خوشی میں مناسب ہے کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ عقد اخوت پڑھیں اور اپنے درمیان گہرے تعلقات اور میل و محبت کو قائم کریں۔ مرحوم حاجی نوری نے مستدرک الوسائل میں کہا ہے: اپنا داہنا ہاتھ دوسرے برادر مومن کے ہاتھ پر رکھے اور	۱: اٹھارہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو لوگوں نے امیر المومنین علی (علیہ السلام) کی خلافت کیلئے بیعت کی (وقایع الایام، ص ۱۲۵)۔ ۲: خم، مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک صحرا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جحفہ سے تین میل دور ہے. اس دن ہجرت کے دسویں سال جب پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے حجۃ الوداع کا اعلان تمام اسلامی حکومتوں کو تحریر کر دیا گیا تو ہر طرف سے تمام گروہ حاضر ہوگئے اور مکہ میں آنحضرت (ص) کی خدمت میں تشریف لائے، جب حجاج کرام، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی قیادت میں مناسک حج سے فراغت کے بعد واپس اپنی منازل کی طرف جا رہے تھے تو خم کے صحرا میں جبرئیل (علیہ السلام) نازل ہوئے اور خداوند عالم کا سلام، امیر المومنین کی خلافت کو نصب کرنے کیلئے اس آیت کے ساتھ لائے: یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (سورہ مائدہ آیت ۶۷)۔ "اے رسول! وہ (پیغام) پہنچادو (یعنی امیر المومنین کی خلافت) جو آپ کے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا, اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو پھر رسالت کا کوئی کام انجام نہیں دیا۔ اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا. اللہ کافر لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا"۔

کہے : و اخیک فی اللہ ، و صافیتک فی اللہ ، و عاھدت اللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و انبیائہ ، والائمۃ المعصومین علیھم السلام ، علی انی ان کنت من اہل الجنۃ والشفاعۃ ، واذن لی بان ادخل الجنۃ ، لاادخلھا الا و انت معی۔ پھر برادر مومن کہے : قبلت۔ پھر اس طرح کہے : اسقطت عنک جمیع حقوق الاخوۃ ، ماخلا الشفاعۃ و الدعاء والزیارۃ ۔ (جب سامنے والا قبول کرلے تو اب یہ ایک دوسرے کے معنوی بھائی ہوگئے۔ اور چونکہ برادری اور اخوت کا وظیفہ بہت سخت ہے لہٰذا برادری اور اخوت کے تمام حقوق کو سوائے دعا زیارت اور شفاعت کے ساقط کریں (۲)۔

۱۔ مستدرک الوسائل ، ج۶ ، ص ۲۷۹۔ حدیث ۶۸۴۳۔ (مفاتیح نوین ، ص ۸۷۱۔)

نماز

مرحوم سید بن طاووس نے صحیح سند کے ساتھ امام صادق (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ عید غدیر کے دن دو رکعت نماز پڑھے ، نماز کے بعد سجدہ میں جا کر سو مرتبہ شکر خدا ادا کرے (مثلاً شکراللہ کہے) پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور یہ دعا پڑھے :

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد ، وحدک لا شریک لک ، وانک واحد احد صمد ، ... الخ۔

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ شکراللہ کہے۔

جو شخص بھی اس عمل کو : امام علیہ السلام نے فرمایا بجالائے وہ اس شخص کا ثواب رکھتا ہے جو روز عید غدیر ، رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے پاس رہا ہو اور ان سے بیعت کی ہو۔ (مرحوم محدث قمی (رحمۃ اللہ) کہتے ہیں : بہتر ہے اس کہ اس نماز کو زوال کے قریب ادا

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) ، اس بات سے خائف تھے کہ منافقین ، علی (علیہ السلام) کے دشمن ہوجائیں گے ، خداوند عالم نے پیغمبر اکرم کو ان کے شر سے محفوظ رہنے کا وعدہ کیا اور اس پیغام کو وہیں پر پہنچانے کی تاکید کی ، تاکہ یہ لوگ اپنے شہروں کی طرف متفرق ہونے سے پہلے سن لیں اور ان پر حجت تمام ہوجائے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے مسلمانوں کو حکم دیا : جو لوگ آگے چلے گئے ہیں وہ واپس آئیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کا انتظار کریں ، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے حکم سے پتھروں یا اونٹوں کے کجاؤوں کا منبر بنایا گیا ، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) منبر پر تشریف لے گئے اور علی (علیہ السلام) کو بھی اپنے ساتھ منبر پر لے گئے اور اپنے داہنی طرف آپ کو کھڑا کیا۔ بعض مورخین کے بقول اس روز وہاں پر سوا لاکھ () حاجیوں کا مجمع تھا آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنی وفات کی خبر دی اور فرمایا : **انی تارک فیکم الثقلین ، ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا ، کتاب اللہ و عترتی اھل بیتی فانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔** ”میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان سے متمسک رہوگے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور یہ دونوں قرآن اور میرے اہل بیت ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے اور قیامت کے روز حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے“۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا : کیا میں تمہارے نفسوں پر اولویت نہیں رکھتا؟ سب نے عرض کیا ، جی ہاں ، آپ نے فرمایا : **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ** ”جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں ، خدایا جو علی کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ ، اس خطبہ کے بعد یہ آیت ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا“ نازل ہوئی۔ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور میں نے اپنی نعمتیں تمہارے اوپر تمام کردیں اور تمہارے لئے میں نے اسلام کو بطور دین اسلام پسند کرلیا۔ اس بات کی طرف توجہ رہے کہ حدیث ثقلین کو اسلامی مختلف مذاہب نے ہر دور میں اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے اور یہ حدیث ، صحاح ، سنن ، مسانید اور تمام تفاسیر میں موجود ہے (۱)۔

۱۔ حوادث الایام ، ص ۲۹۱۔

	کرے کیونکہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے اسی وقت امیر المومنین علی (علیہ السلام) کو غدیر خم میں لوگوں کو امام اور خلیفہ منصوب کیا تھا(۱۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۶۵۔ دعا ۱۔اس روز دعائے ندبہ پڑھے (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۶۵)۔ ۲۔ شیخ مفید سے منقول ہے کہ اس دعا کو عید غدیر کے روز پڑھے : اللهم انی اسئلک بحق محمد نبیک، و علی ولیک، والشان والقدر الذی خصصتهما به دون خلقک ان تصلی علی محمد و علی...الخ(۲۔ مفاتیح نوین، ص ۸۶۸)۔ غسل مرحوم شیخ کفعمی (رحمۃ اللہ علیہ) نے "بلد الامین" میں اس دن کے روزہ کو مستحب جانتے ہیں (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۶۳)۔ روزہ ایک روایت میں امام صادق (علیہ السلام) نے اس طرح کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ساٹھ مہینوں کے برابر ہے۔اور ایک دوسری روایت میں بیان ہوا ہے کہ عید غدیر خم کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۶۳)۔	
-	اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	۱۹
اسی دن ابراہیم بن مالک اشتر نے بارہ ہزار یا ایک روایت کے مطابق بیس ہزار کا لشکر تیار کیا اور ابن زیاد سے جنگ کے لئے کوفہ سے نکلے ۔ مختار نے بھی اس لشکر میں شرکت کی۔ ابراہیم کا لشکر نہر خازر کے ساتھ چلتا ہوا پانچ فرسخ طے کرکے موصل کے قریب پہنچا اور اسی مقام کو اپنے	ابن زیاد سے جنگ کرنے کیلئے ابراہیم بن مالک اشتر کا روانہ ہونا	۲۰

	اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	لئے بطور لشکر گاہ مقرر کیا۔ ابن زیاد ۳۰ یا ۸۰ ہزار کے لشکر کے ساتھ موصل پہنچا ۔ جس شب کی صبح جنگ ہونا تھی ابراہیم اس شب نہ سو سکا اور ساری رات ان الفاظ کی اپنے لشکر کے سامنے تکرار کرتا رہا" اے لوگو! تم دین خداوندی کے ناصر ہو اور امام امیر المومنین (علیہ السلام) کے محب ہو۔ یہ عبیداللہ ابن زیاد ، پسر مرجانہ ہے، حسین بن علی (علیہما السلام) کا قاتل ہے۔ یہ وہ ہے جس نے فرزند زہرا (سلام اللہ علیہا) تک ایک گھونٹ پانی نہ جانے دیا، حالانکہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے "العطش العطش" کی آوازیں دے رہے تھے، اور یہ وہ ہے جس نے فرزند رسول کے راستے پر رکاوٹیں کھڑی کیں۔ آخرکار انہیں گھیر لیا گیا آپ کو تشنہ لب شہید کر دیا گیا اور ان کی اہل وعیال کو کنیزوں کی طرح اونٹوں پر سوار کرکے شام لے گئے۔ قسم بخدا فرعون کے طرفداروں نے بنو اسرائیل کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جس طرح ان لوگوں نے ذریت پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ) کے ساتھ کیا"۔ اس کے بعد ابراہیم نے دعا مانگی: خدایا! ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔ ہم اہلبیت رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) کے خون کا انتقام لینے آئے ہیں۔ صبح کو لشکر کی تنظیم و ترتیب کی گئی، پرچم بلند کئے گئے اور جنگ کا آغاز ہوا یہ جنگ چند دن جاری رہی، آخرکار عبیداللہ بن زیاد کے لشکر نے راہ فرار اختیار کی۔ روز عاشورا ۶۷ ہجری کو ابن زیاد جناب ابراہیم کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔ اس کا سر قلم کرکے مختار کو پیش کیا گیا (۱۔ تقویم شیعہ، ص ۳۱۷)
۲۱	اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۲۲	جناب میثم تمار (علیہ السلام) کی شہادت (۶۰ ق) اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	امام حسین (علیہ السلام) کے کربلا میں داخل ہونے سے دس روز قبل جناب میثم کی ۶۰ ہجری میں ابن زیاد کے حکم سے شہادت ہوئی۔ جب عبیداللہ بن زیاد کوفہ آیا تو اس نے معرف کو بلایا اور اس سے میثم کے بارے میں تفتیش کی، معرف نے کہا: حج پر گئے ہیں، ابن زیاد نے کہا: اگر اس کو نہ لایا تو تجھے قتل کر دوں گا، معرف نے مہلت مانگی، اور جناب میثم کے استقبال کیلئے قاسدیہ گیا اور جناب میثم کے آنے تک وہیں پر انتظار کرتا رہا، پھر ان کو لے کر ابن زیاد کے پاس آیا، جس وقت مجلس میں داخل ہوئے تو حاضرین نے کہا یہ علی (علیہ السلام) کے سب سے نزدیکی دوست ہیں، عبیداللہ نے کہا: کیا تم میں جرائت ہے کہ علی سے بیزاری اختیار کرو، جناب میثم نے فرمایا: اگر میں یہ کام نہ کروں تو تم کیا کروگے؟ اس نے کہا خدا کی قسم تمہیں قتل کردوں گا، جناب میثم نے فرمایا: میرے مولا علی (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ تو مجھے قتل کرے گا اور دوسرے نو افراد کے ساتھ عمرو بن الحریث کے گھر میں پھانسی پر لٹکائے گا۔ عبیداللہ نے حکم دیا کہ مختار اور میثم کو زندان میں ڈال دو، میثم نے مختار سے کہا تم آزاد ہو جاؤگے لیکن یہ شخص مجھے قتل کرے گا، پھر مختار کو قتل کرنے کیلئے باہر لے گئے، اسی وقت ایک قاصد یزید کے پاس سے آیا

		کہ مختار کو آزاد کردے، لیکن میثم کو عمرو بن الحریث کے گھر میں پھانسی دیدے، عمرو نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ پھانسی دینے کی جگہ کو صاف کردے اور اور گھر میں خوشبو لگادے، میثم نے دار سے اہل بیت (علیہم السلام) کے فضائل بیان کرنے شروع کئے اور بنی امیہ پر لعنت کی اور بنی امیہ کے منقرض ہونے کی خبر دی، یہاں تک کہ ابن زیاد کو خبر دی گئی کہ میثم نے تجھے ذلیل ورسوا کیا ہے، اس ملعون نے حکم دیا کہ ان کے منہ کو لگام سے باندھ دو تاکہ بول نہ سکے، تیسرے دن اس ملعون کو ایک اسلحہ مل گیا اس نے کہا: خدا کی قسم اس اسلحہ کو تمہارے ضرور ماروں گا، جبکہ جناب میثم دن میں روزہ سے تھے اور رات کو عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے اس نے وہ اسلحہ آپ کے پیٹ کے نیچے مارا جو اندر تک چلا گیا، تیسرے دن آپ کی ناک سے خون آیا اور آپ کی ڈاڑھی اور سینہ مبارک پر جاری ہوگیا اور آپ کی روح عالم بقاء کی طرف پرواز کر گئی۔ میثم کی شہادت امام حسین (علیہ السلام) کے کربلا میں داخل ہونے سے دس روز قبل ہوئی۔۔ رات کو خرما بیچنے والے سات افراد نے مخفی طور سے میثم کی لاش کو اٹھایا اور نہر کے کنارے دفن کردیا، پھر اس کے اوپر پانی ڈال دیا تاکہ کسی کو آپ کی قبر کا پتہ نہ چلے، اس کے بعد ابن زیاد کے سپاہیوں نے آپ کی قبر کو بہت تلاش کیا لیکن انہیں کوئی سراغ نہیں مل سکا (۱۔ حوادث الایام، ص ۳۰۳)۔
۲۳	شیخ عباس قمی (رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات (۱۳۵۹ق) اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	شیخ المحدثین ثقۃ الاسلام والمسلمین شیخ عباس بن محمد رضا بن ابی القاسم کا اپنے زمانہ کے علماء اور فضلاء میں شمار ہوتا تھا، شیخ کی ۱۲۹۴ ہجری میں شہر قم میں ولادت ہوئی اور یہیں پر آپ نے علم دین حاصل کیا، ۱۸/سال کی عمر میں نجف اشرف سے مشرف ہوئے اور محدث نوری جیسے اساتید سے کسب فیض کیا، طبیعت خراب ہوجانے کی وجہ سے دوبارہ قم واپس آئے، ۱۳۳۲ ہجری میں مشہد مقدس تشریف لے گئے اور ۱۳۵۰ ہجری میں نجف اشرف کی زیارت کے ارادہ سے نجف گئے اور ۱۳۵۹ ہجری میں بیماری اور طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ۲۳ ذی الحجہ کو نجف اشرف میں آپ کی روح عالم بقاء کی طرف پرواز کر گئی۔ اور حضرت علی (علیہ السلام) کے صحن میں باب القبلہ کے شرقی ایوانوں میں سے تیسرے ایوان (شہ نشین) میں اپنے استاد محدث نوری (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس دفن ہوئے۔ آپ کی بہت زیادہ تالیفات ہیں: مفاتیح الجنان، منتہی الآمال، تتمۃ المنتہی، فوائد الرضویۃ، الکنی والالقاب، ترجمہ عروۃ، نفس المہموم ونفثۃ المصدور، ھدایۃ الانام، سفینۃ البحار، وغیرہ۔ آپ کی تقریبا ۶۳/کتابیں ہیں (۱۔ حوادث الایام، ص ۳۰۴۔)
۲۴	حضرت علی (علیہ السلام) کا انگوٹھی عطا کرنا اعمال دعا	۱: اس روز حضرت علی (علیہ السلام) نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی، سائل کو عطا کی اور سورہ مائدہ کی ۵۵ ویں آیت نازل ہوئی۔ مرحوم نیشاپوری نے روضۃ الواعظین میں لکھا ہے: امام باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: یہودیوں کا ایک گروہ

اس دعاء کا پڑھنا جو امام صادق (علیہ السلام) سے مباہلہ کے روز وار ہوئی ہے، جس کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے:

اللھم انی اسئلک من بھائک بابھاہ، وکل بھائک بھئی، اللھم انی اسئلک ببھائک کلہ۔۔۔الخ(۱)۔

۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۷۳۔

نماز

نماز ظہر سے آدھے گھنٹے قبل دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور دس مرتبہ سورہ توحید اور دس مرتبہ "آیۃ الکرسی" اور دس مرتبہ سورہ "قدر" پڑھے۔

امام صادق (علیہ السلام) نے اس نماز کے لئے بہت زیادہ اجر و ثواب ذکر کیا ہے(۱)۔

۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۷۳۔

روزہ

اس روز کی بہت زیادہ برکتوں کے شکرانہ ادا کرنے کی غرض سے روزہ رکھنا چاہئے (۱)۔

۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۷۳۔

غسل

غسل کرے اور بہترین لباس پہنے اور اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کرے(۱)۔

۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۷۳۔

مسلمان ہوا اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے بعد آپ کا وصی اور خلیفہ کون ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: " انما ولیکم اللہ و رسول والذین آمنوا الذین یقیمون الصلواۃ و یوتون الزکواۃ و ھم راکعون" (سورہ مائدہ، آیت ۵۵) ایمان والو! بس تمہارا ولی اللہ ہے۔اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکات دیتے ہیں۔

پھر حضرت نے فرمایا: اٹھو، مسجد میں چلتے ہیں، مسجد کے نزدیک پہنچے، تو ایک سائل مسجد سے باہر نکل رہا تھا، حضرت نے اس سے سوال کیا، کسی نے تم کو کچھ عطا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یہ انگوٹھی عطا کی ہے، آنحضرت نے فرمایا: کس نے دی ہے؟ عرض کیا: یہ شخص جو نماز پڑھ رہا ہے، حضرت نے پوچھا: کس حالت میں اس نے تمہیں یہ عطاء کی ہے؟ عرض کیا: رکوع کی حالت میں، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے تکبیر کہی اور تمام اہل مسجد نے آپ کی پیروی میں تکبیر کہی، پھر حضرت نے فرمایا: میرے بعد یہ آپ کے ولی ہیں۔

ولی یعنی سرپرست اور مادی و معنوی رہبر، یعنی تمہارا سرپرست صرف خداوند عالم، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ)، علی بن ابی طالب (علیہ السلام) ہیں۔اس آیت میں حضرت علی (علیہ السلام) کی ولایت، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) اور خداوند عالم کی ولایت سے مقرون ہے۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اہل سنت کی تیس سے زیادہ کتابوں میں اس حدیث کو بیان کیا گیا ہے (۱۔ حوادث الایام، ص ۳۰۶)۔

۲: نصارئے نجران کے اشراف و بزرگ افراد سے ساٹھ آدمیوں پر مشتمل وفد جس میں سید، عاقب اور ابوحارثہ (اسقف)، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی دعوت پر مدینہ پہنچے، اسقف نے سوال کیا، یا محمد عیسی کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: وہ خدا کے بندے اور اس کے رسول تھے، انہوں نے کہا: کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ کوئی بچہ بغیر باپ کے پیدا ہو؟ یہ آیت نازل ہوئی: ان مثل عیسی عبداللہ آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ یعنی حضرت عیسی کا واقعہ خدا کے نزدیک حضرت آدم کے واقعہ کی طرح ہے کہ خداوند عالم نے اس کو زمین سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ مناظرہ بہت لمبا ہوگیا اور وہ اپنی ضد اور دشمنی پر قائم تھے، خداوند عالم نے فرمایا: "فمن حاجك فيه من بعد ما جائك من العلم..." (سورہ آل عمران، آیت ۱۶) یعنی ان تمام واضح باتوں کے باوجود اگر تم سے کوئی عیسی کے متعلق گفتگو کرے تو آپ ان سے کہو: ہم اپنے فرزندوں کو بلائیں اور تم اپنی فرزندوں کو بلاؤ، ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ پھر مل کر مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں گے، آیت نازل ہونے کے بعد یہ طے پایا کہ دوسرے دن مباہلہ کیا جائے، پھر نصاری اپنی جگہ واپس چلے گئے، مشورہ کرنے کے بعد ابوحارثہ نے کہا: اگر محمد کل اپنے بچوں اور اہل بیت کے ساتھ آئیں تو خبردار مباہلہ نہ کرنا لیکن اگر کسی اور کے ساتھ آئیں تو پھر مباہلہ کرنا (مباہلہ: یعنی ایک دوسرے پر لعنت کیلئے بددعا اور لعنت کرنا)۔

		اگلے روز صبح کے وقت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ)، حضرت علی (علیہ السلام) کے گھر تشریف لائے اور حسنین (علیہم السلام) کے ہاتھ پکڑ کر حضرت امیر المومنین کو آگے کیا اور حضرت فاطمہ ان کے پیچھے چلیں اور مدینہ سے مباہلہ کے لئے روانہ ہوئے، ابو حارثہ نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ ان میں سے ہر ایک کو پہچنوایا۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) صحرا میں گئے اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے تاکہ مباہلہ کریں، سید اور عاقب بھی اپنے بچوں کو لے کر مباہلہ کے لئے آگیا، ابو حارثہ نے کہا: خدا کی قسم وہ اس طرح بیٹھے ہیں جس طرح انبیاء مباہلہ کے لئے بیٹھتے ہیں، پھر ابو حارثہ واپس آگیا، سید نے کہا: اے ابو حارثہ مباہلہ کے لئے آؤ، اس نے کہا: اگر محمد، حق پر نہ ہوتے تو مباہلہ کی جرائت نہ کرتے اور اگر مباہلہ کیا گیا تو ایک سال میں تمام نصرانی ختم ہو جائیں گے، آخر کار انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم، مباہلہ نہ کرکے مصالحہ کر لیتے ہیں، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے قبول کرلیا، اور یہ طے پایا کہ ہر سال دو ہزار حلہ، جزیہ کے طور پر ادا کریں، ہر حلہ کی قیمت ۴۰ درہم تھی۔ اور اگر جنگ وغیرہ پیش آئے تو تیس عدد زرہ، تیس عدد نیزہ اور تیس گھوڑے عاریہ کے طور پر دیں، اس کے بعد صلح نامہ لکھا گیا اور کچھ عرصہ بعد پیغمبر کرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مباہلہ کی روایت، شیعوں کی تمام کتابوں میں بیان ہوئی ہے اور عامہ کی بیشتر کتابوں میں بھی نقل ہوئی ہے جیسے صحیح مسلم، مسند احمد، سنن ترمذی وغیرہ، اور ان کتابوں میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ آیت، پیغمبر اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کے متعلق نازل ہوئی ہے اور یہ تمام لوگوں پر حضرت علی (علیہ السلام) کی فضیلت پر دلیل ہے، کیونکہ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) مباہلہ میں علی (علیہ السلام) کو اپنے ساتھ لے کر گئے جب کہ تمام لوگ مدینہ ہی میں تھے(۱)۔ ۱۔ حوادث الایام، ص ۳۰۴۔
۲۵	۱: حضرت علی (علیہ السلام) کی سب سے پہلی نماز جمعہ ۲: سورہ انسان (اھل اتی) کا نازل ہونا اعمال غسل اور ائمہ (علیہم السلام) کی زیارت: اس روز، غسل زیارت کرنا مناسب ہے اور ائمہ کی زیارت پڑھنا بالخصوص زیارت جامعہ کا پڑھنا بھی مناسب ہے (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۸۰)۔ صدقہ دینا اور کھانا کھلانا	۱: یہ وہ دن ہے جس دن مولا امیر المومنین علی (علیہ السلام) نے اپنی حکومت وخلافت کا پہلا جمعہ پڑھایا (۱۔ تقویم شیعہ، ص ۳۲۳۔) ۲: علمائے شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سورہ ھل اتی کی اٹھارہ آیتیں یا پورا سورہ، اہل بیت عصمت و طہارت، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین (علیہم السلام) کی شان میں نازل ہوا ہے، سبھی نے ان آیات سے مربوط تفاسیر یا احادیث کی کتابوں ہیں اس کو اہل بیت کے فضائل اور ان کے افتخار میں شمار کیا ہے، اہل سنت کے درمیان یہ روایت مشہور بلکہ متواتر ہے۔ ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ حسن و حسین (علیہما السلام) ایک مرتبہ مریض ہوگئے، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) ایک گروہ کے ساتھ ان کی عیادت کو تشریف لائے، لوگوں نے عرض کیا: یا اباالحسن نذر کرو، علی و فاطمہ (علیہما السلام) اور ان کی کنیز فضہ نے نذر مانی کہ اگر ان دونوں بچوں کو شفا مل گئی تو ہم تین دن روزہ رکھیں گے، دونوں بچے صحیح ہوگئے، علی (علیہ السلام) ایک یہودی کے یہاں سے تین صاع جو

	اس روز سورہ اھل اتی، اہل بیت کی شان میں نازل ہوا ہے جب کہ تین دن روزہ رکھا اور سامان افطار کو مسکین ویتیم واسیر کو دیدیا اور پانی سے افطار کرلیا، مناسب یہ ہے کہ شیعیان اہل بیت ان دنوں میں بالخصوص پچیسویں شب وروز کو اپنے مولا کی تاسی کریں اور مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو صدقہ دیں اور ان کو کھانا کھلانے کی کوشش کریں (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۸۰۔) روزہ ہے کہ آج کے روز روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ آج کے روز خداوند عالم نے اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت او ربرتری کو آشکار کیا تھا (۱۔ مفاتیح نوین، ص ۸۸۰۔)	قرض کرکے لائے، حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) نے ان کا آٹا بنایا اور اس تین صاع میں سے ایک صاع کی پانچ روٹیاں بنائیں تاکہ ان سے افطار کریں، اتنے میں ایک سائل نے عرض کیا: السلام علیکم یا اہل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) میں مسکین ہوں مجھے کھانا دیدو، انہوں نے وہ روٹیاں اس مسکین کو دیدیں اور خود پانی سے افطار کرلیا، دوسرے دن یتیم آیا اور تیسرے دن اسیر آیا، انہوں نے اپنی روٹیاں ان کو دیدیں چوتھے دن حضرت علی (علیہ السلام)، حسنین (علیہما السلام) کو لے کر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت (ص) نے دیکھا کہ بچے بھوک کی وجہ سے لرز رہے ہیں فرمایا: تمہارا یہ حال مجھ سے دیکھا نہیں جاتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کے گھر تشریف لائے، آپ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ (علیہا السلام) محراب عبادت میں کھڑی ہیں جب کہ بھوک سے آپ کی آنکھیں چلی گئی ہیں، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) ناراض ہوئے، اسی وقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! خداوند عالم تمہارے ایسے خاندان کی مبارکباد پیش کرتا ہے، پھر سورہ اھل اتی کو آپ کے لئے پڑھا (۱۔ حوادث الایام، ص ۳۰۷۔)
۲۶	ولادت دانشمند برجستہ "بہاء الدین عاملی" معروف بہ "شیخ بہائی" (۹۵۳ق) اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۲۷	تہاجم وحشیانہ ی سپاہیان یزید بن معاویہ بہ مدینہ و وقوع حادثہ ی دردناک "حرّہ" (۶۳ق) وفات سعدی شیرازی "شاعر واستاد بزرگ ادب فارسی (۶۹۱ق) اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۲۸	۱: ملاہادی سبزواری (رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات ۲: واقعہ حرہ (۱۲۸۹ق) اعمال اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	عالم عامل، فلسفی، ملاہادی سبزواری ۱۲۱۲ ہجری کو متولد ہوئے، ان کے والد کا سبزوار کے تاجروں میں شمار ہوتا تھا لیکن پھر بھی آپ کو علم وادب حاصل کرنے کا بہت شوق تھا. آپ فلسفہ کے اسرار و رموز کو ظاہر کرنے میں اپنی آپ مثال تھے۔ آپ کے معاش کا صرف ایک جوڑی گائے اور ایک باغیچہ سے پورا ہوتا تھا اور باقی ایک تہائی کو فقراء میں تقسیم کرتے تھے، آخر کار ملاہادی سبزواری کی اٹھائیس ذی الحجہ ۱۲۸۹ ہجری کو ۷۸ سال کی عمر میں سبزوار

		میں وفات ہوئی اور وہیں پر دفن ہوئے، آپ کی تقریبا تیئس کتابیں ہیں، جن میں سے شرح منظومہ، الجبر والاختیار، محاکمات اسفار ملا صدرا زیادہ مشہور ہیں (ا۔ حوادث الایام، ص ۳۱۰۔) ۲: واقعہ کربلا کے بعد بہت سے اہل مدینہ اور عبداللہ بن حنظلہ شام گئے اور یزید کے تمام برے اعمالوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، پھر مدینہ واپس آگئے اور اہل مدینہ کو یزید کے برے اعمال سے آگاہ کیا، لوگوں نے یزید کی طرف سے منصوب حاکم (عثمان بن محمد بن ابی سفیان) کو مروان اور دوسرے امویوں کے ساتھ مدینہ سے باہر نکال دیا اور یزید پر سب و ستم اور لعنت کو آشکار طور پر بیان کیا اور عبداللہ بن حنظلہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یزید نے اس اطلاع کے ملتے ہی مسلم بن عتبہ ملعون کو ایک عظیم لشکر دے کر مدینہ کی طرف بھیجا، مسلم لشکر کے ساتھ مدینہ کے سنگستان علاقہ تک آیا جو علاقہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور مسجد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے، مدینہ کے لوگ دفاع کیلئے باہر آئے اور بہت بڑی جنگ واقع ہوئی۔ مروان مسلم کی راہنمائی اور اس کو تحریک کر رہا تھا، بہت سے اہل مدینہ قتل ہوگئے، بہت سے لوگوں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے روضہ مبارک میں پناہ لے لی، مسلم کا لشکر اپنے گھوڑوں سمیت مسجد میں داخل ہوگیا اور مسجد رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) میں اپنے گھوڑوں کو بھگا رہے تھے اور لوگوں کو قتل کر رہے تھے یہاں تک روضہ رسول اور مسجد دونوں خوں سے بھر گئیں۔ لکھا گیا ہے کہ قریش اور انصار کے ساتھ سو بزرگ افراد اور دس ہزار عام افراد قتل ہوئے (ا۔ وقایع الایام، ص ۱۳۳۔)
۲۹	اس دن کوئی خاص مناسبت نہیں ہیں۔ **اعمال** اس دن کوئی خاص اعمال نہیں ہیں۔	
۳۰	**ابن اثیر کی وفات** **اعمال** **ذی الحجہ کی آخری تاریخ** نماز اسلامی قمری سال کا آخری دن ہے۔ لہٰذا مرحوم "سید بن طاووس" نے نقل کیا ہے کہ اس روز دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور دس مرتبہ سورہ توحید اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:	مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم معروف بہ ابن اثیر کی تیس ذی الحجہ ۶۰۶ ہجری کو موصل میں وفات ہوئی۔ ابن اثیر کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں نہایۃ، انصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف اور جامع الاصول زیادہ مشہور ہیں۔ جامع الاصول ایسی کتاب ہے جس میں صحاح ستہ: صحیح بخاری، مسلم، موطا مالک، سنن نسائی، جامع ترمذی اور سنن ابی داوٗد سجستانی کی تمام حدیثیں جمع کی ہیں۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ابن اثیر چند لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے: ایک یہی شخص یعنی صاحب جامع الاصول اور دوسرے ان کا بھائی علی، صاحب کتاب کامل التواریخ اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ہے، جس کی ۶۳۰ ہجری میں وفات ہوئی اور دوسرے اس کا بھائی ضیاء الدین نصر اللہ ہے جس کی ۶۳۷ ہجری کو بغداد میں وفات ہوئی۔

	اَللّٰھُمَّ ما عَمِلْتُ فی ھذِہِ السَّنَةِ مِنْ عَمَل نَھَیْتَنی عَنْہُ وَلَمْ تَرْضَہُ، وَنَسیتُہُ وَلَمْ تَنْسَہُ، وَدَعَوْتَنی اِلَی التَّوْبَةِ بَعْدَ اجْتِرائی عَلَیْکَ، اَللّٰھُمَّ فَاِنّی اَسْتَغْفِرُکَ مِنْہُ فَاغْفِرْ لی، وَما عَمِلْتُ مِنْ عَمَل یُقَرِّبُنی اِلَیْکَ فَاقْبَلْہُ مِنّی، وَلا تَقْطَعْ رَجآئی مِنْکَ یاکَریمُ جب تم ایسا کرتے ہو شیطان کہتا ہے: مجھ پر وائے ہو! میں نے اس سال جتنی زحمت اٹھائی اور کوشش کی، اس نے اس عمل سے سب کو خراب کردیا اور اپنے سال کو اچھائی کے ساتھ ختم کیا! (ا۔ مفاتیح نوین، ص ۸۸۱۔)	